بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

عام حالات میں کالے رنگ کا لباس پہننا فی نفسہ جائز ہے، البتہ کسی خاص تہوار یا غمی کے موقع پر یا کسی متعین تاریخ و دن میں پہننا جس کی وجہ سے مخصوص عقائد کے حامل لوگوں کے ساتھ مشابہت لازم آئے مثلاً محرّم کے مہینہ میں کالے کپڑے پہننا تو یہ درست نہیں، لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6 / 358):

(وكره لبس المعصفر والمزعفر الأحمر والأصفر للرجال) مفاده أنه لا يكره للنساء **(ولا بأس بسائر الألوان)** وفي المجتبى والقهستاني وشرح النقاية لأبي المكارم: لا بأس بلبس الثوب الأحمر اه.

الفتاوى الهندية (5 / 332):

ويكره للرجل أن يلبس الثوب المصبوغ بالعصفر والزعفران والورس كذا في فتاوى قاضي خان. **وعن أبي حنيفة - رحمه الله تعالى - لا بأس بالصبغ الأحمر والأسود، كذا في الملتقط.**

الفتاوى الهندية (5 / 333):

ولا يجوز صبغ الثياب أسود أو أكهب تأسفا على الميت قال صدر الحسام لا يجوز تسويد الثياب في منزل الميت، كذا في القنية. واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد افنان عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۴ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ

۱۷ جنوری ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
عبدالمنان عفی عنہ
۶ / ۳ / ۱۴۳۴

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۶ ربیع الاول ۱۴۳۴

نائب مفتی دارالعلوم کراچی

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۱۵۰۱/۴۵
مورخہ ۶/۳/۱۴۳۴
۲۰/۱/۱۳
جامعہ دارالعلوم کراچی